یزید کے دین کش نظریات اور ضابطہ حیات کے خلاف حسینی قافلے کی آواز حق

عنایت اللہ

۱۔اللہ تعالیٰ نے مذہب اسلام یعنی دین محمدی ﷺ سے قبل تین پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں بھیجے۔ان پر تین الہامی، روحانی اور آسمانی کتابیں زبور شریف،توریت شریف اور انجیل شریف یکے بعد دیگرے ان پیغمبران پر نازل فرمائیں۔وہ اس ظلمت کدہ میں رشدوہدایت کا نور پھیلاتے رہے۔لیکن انکی امتیں انکے رشدوہدایت کے راستے ترک کرتی رہیں۔وقت کے ساتھ ساتھ انکی شریعتیں بھی بدلتی رہیں۔ان پیغمبران کا تیار کردہ مذہبی معاشرہ اور انکا تہذیب وتمدن ختم ہوتا رہا۔خیر کی بجائے شر، نیکی کی بجائے بدی، حق کی بجائے باطل اور عدل وانصاف کی بجائے عدل کشی اور قتل وغارت کا عمل اپنے عروج کی منازل طے کرتا رہا۔منفی قوتیں پروان چڑھتی رہیں۔نمرود،فرعون اور شداد کے ضابطے انکے پیروکار، ان پیغمبران کی امتوں پر نافذ کرتے رہے۔انکے الہامی روحانی صحیفوں کو بدلتے اور ختم کرتے رہے۔دنیائے عالم میں ان پیغمبران کے نظریات اور تعلیمات کے رشدوہدایت کے چراغ بجھتے اور نایاب ہوتے گئے۔انسان حیوان ناطق بن کر رہ گئے۔اس دورِ جہالت اور دورِ عصیاں کو ختم کرنے اور بنی نوع انسان کی فلاح اور بہبود کیلئے پیغمبران کے نظریات اور انکے ضابطہ حیات اور انکی تعلیمات اور انکی توحید پرستی کی قندیلیں روشن ومنور کرنے کیلئے آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس جہان رنگ وبو میں آخری نبی بنا کر بھیجا۔نمرودی اور فرعونی قوتوں کو ختم کرنے کیلئے تبلیغ کا درس جاری کیا۔آپ ﷺ اس کائنات کے ہر انسان اور تمام مخلوق خدا کیلئے رحمت کا پیغام بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔انہوں نے کسی کیلئے بددعا نہیں کی۔جو ہمیشہ سلامتی کے خواہاں رہے۔

۲۔جنہوں نے ہر انسان کو پیار دیا۔ہر زخم کیلئے مرہم بنے۔آپ پر زمین تنگ کردی گئی۔آپکو ہجرت پر مجبور کردیا گیا۔آپکو کفار نے پتھر مارے مگر آپ ﷺ نے خون بہنے کے باوجود ان کیلئے دعائیں کیں۔پیوند والا لباس زیب تن رہا۔خود بھوکے رہے اور بھوکوں کو کھانا پیش کرتے رہے۔ضروریات زندگی کو قلیل سے قلیل عمل سے گذار کر سادہ وسلیس زندگی کا راستہ دکھایا۔اعتدال ومساوات کو قائم کیا۔فتح مکہ کے بعد کسی ایک انسان سے بھی انتقام نہ لیا۔اس طرح انہوں نے بنی نوع انسان کیلئے عفو اور درگذر کے راستہ کی نشاندہی کی۔حالانکہ مکہ کے لوگوں نے آپ ﷺ کو بڑے بڑے، دکھ، صدمات اور اذیتیں دیں تھیں۔مائی ہندا جیسی عورت جس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد انکا پیٹ چاک کرکے انکا دل نکال کر سرعام چبایا تھا، اسکو بھی معاف فرمادیا۔آپ ﷺ اس کائنات کی ایک ایسی پیاری ہستی ہیں جنہوں نے درگذر اور معافی کے کردار کے انوکھے چراغ روشن کئے۔صبر اور بردباری کے الفاظ کی حرمت کا پاس کیا۔آپ ﷺ بنی نوع انسان پر ہی نہیں پوری مخلوق خدا، درند، چرند پرند پر بھی شفقتوں کی انتہا کرکے انسانوں کے دلوں کو نرم اور گداز کردار کی راہ ہدایت کا عملی درس دیتے رہے۔

۳۔آپ ﷺ کی زندگی کا ہر عمل ایک پوری درسگاہ ہے۔ایک دفعہ راستے میں کتیا بچوں کو دودھ پلا رہی تھی۔آپ ﷺ نے اپنے قافلے

کو اسکے قریب سے گذرنے کی اجازت نہ دی۔ قافلے کا راستہ روک کر لشکر کو دشوار گذار پہاڑ کے راستے سے گذارا۔ تاکہ کتیا اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے فطرتی عمل کو نہ روکے۔ وہ جانوروں کے فطرتی حقوق تک کی نگہداشت کرنے کا درس دیتے رہے۔ آپ ﷺ نے زندگی بھر حسن عمل، حسن کردار اور عمدہ صفات پر مشتمل صداقتوں کی شمعیں روشن کیں۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو ایک ایسا معاشی اور معاشرتی دستور حیات، ضابطہ حیات، طرز حیات، فطرتی نظریات دیئے اور الہامی صفات پر مشتمل ایک ایسی روشن و منور کتاب ہدایت یعنی قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل فرمائی۔ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ دنیا میں خیر اور فلاح کے تمام سوتے اسی الہامی کتاب ہدا سے پھوٹتے ہیں۔ دنیا کے تمام مفکرین اور مصلحین کے انسانی فلاح اور بہبود کے تصورات اور نظریات کی امامت کا اعلیٰ مقام اسی فرقان حمید کا الہامی، روحانی اور فطرتی نصیب ہے۔ یہ کتاب مبین بنی نوع انسان کی ازل سے لیکر ابد تک کی رہنمائی کی ذمہ داری اور اسکے فرائض ادا کرتی ہے۔

۴۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کو ایک مقدس دستور حیات عطا فرمایا جو بے مثل و بے مثال ہے۔ بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا تصور پیش کیا۔ جسکی روشنی میں حاکم وقت کے چناؤ کے اصول وضع فرمائے۔ مجلس شوریٰ کی تشکیل کا ضابطہ حیات بخشا۔ امیر المومنین کے طرز حیات کا شعور عطا فرمایا۔ یہ ایک ایسا نظریات کا حسین و جمیل گلدستہ اور مجموعہ ہے۔ جو پوری انسانیت کو اعتدال و مساوات اور عدل و انصا ف کی راہ دکھاتا ہے۔ ایسے اصول و ضوابط سے آگاہی اور رہنمائی فرماتا ہے اور ایسے قوانین سے روشناس کرواتا ہے۔ جو ادنیٰ اور اعلیٰ کے فرق کو مٹاتا ہے۔ جو انسانی حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور انکے حقوق نبھاتا ہے۔ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔ ایک ایسی تہذیب ترتیب دیتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کے قافلے کو اللہ تعالیٰ کے احکام، انکے نظریات اور انکی من وعن اطاعت کی پابندی کے راستہ پر گامزن کر دیتا ہے۔ اس طرح جو تہذیب جو تمدن اور جو معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ وہ دینی اور مذہبی معاشرہ کہلاتا ہے۔ جو امن و سکون اور انسانی فلاح اور راحت کا منظر پیش کرتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد دین محمدی ﷺ کا قافلہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ تک قائم و دائم رہا۔

۵۔ ان خلفائے راشدین کے بعد اس دین محمدی ﷺ کے دستور حیات کو یزید نے توڑا۔ بادشاہت اور ملوکیت کے نظام کو رائج کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے ضابطوں کو پاش پاش کرنا شروع کیا۔ اس نے دین محمدی ﷺ کے دستور کی حاکمیت کو سبوتاژ اور مسخ کرنا شروع کر دیا۔ اس نے دین کی عمارت میں بے دینی اور کفر کے شگاف ڈالنا شروع کر دیئے۔ حضرت امام حسینؓ جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا دور نبوت دیکھا۔ اسکے بعد خلفائے راشدہ کے ادوار بھی اپنی آنکھوں کے سامنے گذارے تھے۔ وہ حالات و واقعات اور حقائق سے پوری طرح آگاہ تھے۔ وہ دین کی روح کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ انکی پرکھ، انکا غور و فکر، انکا تدبر، انکا شعور اور انکی بصیرت حق اور باطل کی پہچان سے اچھی طرح آشنا تھی۔ انکو خیر اور شر کی پہچان تھی۔ وہ عقل سلیم کے مالک تھے۔ وہ دین کی روح سے وابستہ تھے انہوں نے اس دین محمدی ﷺ کی متاع حیات کو لٹتے دیکھا۔ تو حضرت امام حسینؓ نے یزید کے نظریات اور کردار کے خلاف علم بلند کیا۔ اسکی بے دین خلافت کی بیعت سے انکار کیا۔ یزید ہر قیمت پر خلافت کے روپ میں باطل، غاصب فرعونی نظام قائم کرنا چاہتا تھا۔ حضرت امام حسینؓ یزید کے مشن

کے خلاف سراپا احتجاج بنے رہے ۔آخر حق و باطل کے درمیان واقعہ کربلا رونما ہوا۔قافلہ حسینیؑ یزید کے دین کش نظریات کے خلاف بری طرح ڈٹ گیا۔اپنے قافلہ سالار حضرت امام حسینؑ کے ساتھ بہتر ۷۲ بے مثل و بے مثال افراد کے قافلے نے ایک ایک کر کے جام شہادت نوش کیا۔تیروں کے زخم کھائے ،زخموں کی اذیتیں برداشت کیں ۔بھوک سے نقاہت کی دلسوز تکلیفیں اٹھائیں ۔ پیاس سے معصوم بچے ،بوڑھے اور مستورات تڑپتے رہے ۔یہ حسینیؑ قافلہ ایک ایک کر کے جام شہادت نوش کرتا رہا۔اس قافلے کے تمام شہدا کرام مقصد حیات جیت گئے اور رزندگی کی بازی ہار گئے ۔یزید زندگی اور رزندگی کا باطل نظام حیات جیت گیا ۔یزید اور اسکے پیروکار اللہ تعالیٰ کے مسترد کئے ہوئے نمرود،فرعون اور شداد کے عبرتناک قافلے سے جا ملے ۔

۶ ۔آج بھی انسانیت اور تمام پیغمبران کی امتوں کیلئے دین اور بے دین ،خیر اور شر کی پہچان کیلئے امام عالی مقام حضرت امام حسینؑ اور انکے قافلے کے شہدا صداقتوں کا علم لئے انسانیت کی رہنمائی کیلئے کھڑے ہیں ۔صدیاں بیت گئیں ۔نمرود،فرعون شداد اور یزید کے پیروکار دین محمدی ﷺ اور تمام صاحب کتاب پیغمبران کی امتوں کے فرزندان کو انکے مذاہب انکے پیغمبران کی تعلیمات ،انکے الہامی روحانی صحیفوں کے منافی باطل ضابطہ حیات ان پر مسلط کئے جا رہے ہیں ۔ان کو انکے الہامی نظریات ،روحانی دستور حیات ،آسمانی طرز حیات کے ضابطوں سے الگ کر رکھا ہے ۔انکی تربیت باطل غاصب مذاہب کے نظریات کے خلاف اصول وضوابط سے کی جا رہی ہے ۔تمام پیغمبران کی امتوں اور انسانی قافلوں کو تمام ممالک کے قائدین حکومتی بالادستی کی بنا پر زبردستی جمہوریت کے باطل و غاصب نظریات کے عدل کش مہلک ضابطہ حیات کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں ۔اسطرح جو تہذیب وتمدن تیار ہو رہا ہے اسکا کسی بھی مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے ۔ تمام مذاہب کے پیروکاروں اور انکی امتوں کے فرزندان اور بالخصوص دین محمدی ﷺ کے پیروکاروں کیلئے یہ حسینیؑ قافلہ حق و باطل سے آگاہی اور آشنائی کا فریضہ ادا کرتا چلا آ رہا ہے ۔جب تک یہ کائنات موجود ہے اس وقت تک حسینیؑ قافلہ حق پرستوں کیلئے ہر دور میں رہنمائی کا یہ طیب اور مقدس فریضہ ادا کرتا رہے گا۔اسی قافلہ کے پیروکار ہر دور میں ،ہر زماں میں ان باطل قوتوں کے خلاف عمل پیرا ہونے کا عملی درس پوری انسانیت کو دیتے رہیں گے ۔

۷ ۔یا اللہ ہمیں جمہوریت کی منافقت کی زندگی سے رہائی عطا فرما اور حضرت امام حسینؑ کے مشن کی تکمیل کی توفیق بھی دے ۔مسلم امہ کے فرزندانوں اٹھو! ۔تمام پیغمبران کی امتیں جمہوریت کے دجال کی گرفت میں بری طرح پھنس چکی ہیں ۔حقائق کی روشنی میں بات کریں ۔ایک مرکز پر تمام امتوں کے اہل بصیرت پیشواؤں کو اکٹھا کریں ۔اخوت ومحبت کے جام سے انکی تواضع کریں ۔ادب وخدمت کے عمل کو بروئے کار لائیں ۔ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی توحید پرستی اور سلامتی کی تبلیغ اور تعلیم کے تحفظ کا فریضہ ادا کرنے کا عمل جاری کریں ۔دین محمدی ﷺ کی عمارت کو مسلکوں ،فرقوں میں ریزہ ریزہ نہ کریں ۔آپس میں نفرتوں اور نفاق کی آگ کو بجھائیں ۔دنیائے عالم میں صداقتوں کے چراغوں کو قوت برداشت کی طاقت سے روشن ومنور کریں ۔تمام مذاہب کی امتوں کو اخوت ومحبت کا بھولا سبق یاد کرائیں ۔اپنی بھولی بھٹکی زندگی کے اعمال سے توبہ کریں ۔ہم سب امتوں نے تو اپنے مقبول ومحبوب پیغمبران کی تعلیمات کو ،انکے توحید پرستی کے نظریات کو ،انکے دستور حیات کو ،انکی عمدہ صفات کو ،انکے حسن اخلاق کو ،انکے عمدہ کردار کو ،انکے عفو و درگذر کے اصولوں کو ،انکے ایثار

وثار کے ضابطوں کو، انکے اعتدال ومساوات کو، انکے عدل وانصاف کو، انکے بے ثباتی کے اسباق کو، انکے خدمت خلق کی عبادات کو، انکے شب بیداری کے طریقہ کار کو، انکے الہامی روحانی ضابطوں کو، انکے امن وآشتی کے کردار کی شمع کو اس جہان رنگ وبو میں روشن ومنور کرنا تھا۔ ہم نے تو انسانی نسلوں میں خدا و بزرگ وبرتر کی عظمت کو آشنا کروانا تھا۔ ہم نے تو پیغمبران کے صحیفوں کی تعلیمات کو عام کرنا تھا۔ ہم نے تو اسوہ حسنہ کی خیرات انسانیت میں بانٹنی تھی ۔ ہم نے تو اس دنیا کو امن کا گہوارا بنانا تھا۔

۸۔ لیکن ہم تمام امتوں نے تو تمام پیغمبران کے نظریات اور سلامتی کی تعلیمات اور انکے مشن کی روح کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ ہم نے تو مذہب کو مسلکوں اور فرقوں کی جنگوں میں مبتلا کر کے، ہم مذہبوں کا قتال کر کے اپنے ہی ممالک کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر مذاہب پرستوں نے ایک دوسرے مذاہب کے پیروکاروں میں نفاق اور نفرتوں کی آگ کو سلگا اور جلا رکھا ہے۔ ایک دوسرے کے قتال کا گھناؤنا کھیل جاری کر رکھا ہے۔ مذاہب پرستوں کا کردار انسانی برادری میں ایک عبرتناک داستان رقم کر چکا ہے۔ اے مذاہب پرست امتوں کے ہدی خوانوں پیغمبران کی بھولی بھٹکی امتوں کو اس سرائے فانی میں راہِ راست کی نشاندہی تو کرتے جاؤ۔ انکو اور انکی خطاؤں کو معافی کے دروازے پر تو لے جاؤ۔ انکو چشمہ رشد وہدایت کے الہامی اور روحانی تعلیمات اور نظریات کے جام تو پلا دو۔ انکا مذہبی تشخص تو انکو واپس دلا دو۔ انہوں نے دنیائے عالم کے تمام نظریات کو سلامتی کا مقدس جام پلانا تھا۔ یا اللہ! معبد، کلیسا اور مسجد میں مذہبی پیشواؤں کے روپ میں شیطانِ رجیم قابض ہو چکا ہے جنہوں نے مذہب کی عمارت کو سیاسی قائدین اور حکمرانوں سے مل کر ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ پیغمبران کی امتوں پر تمام دنیا میں جمہوریت کا مذہب کش نظام ایک دجال کی شکل میں ان پر قابض ہو چکا ہے۔ یا اللہ ان تمام امتوں کو کوئی نجات اور فلاح کا راستہ عطا فرما۔ امین۔

۹۔ یا اللہ تو ان تمام پیغمبران کے واسطہ اور وسیلہ سے ہمیں معاف فرما۔ ہمیں راہ ہدایت کا مسافر بنا۔ ہمیں پیغمبران کی صداقتوں کا سفر عطا فرما۔ ہمیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کے سلامتی کے عمل کو رواں دواں رکھنے کی توفیق عطا فرما۔ تمام امتوں کو اخوت ومحبت سے مل بیٹھنے کی طاقت اور انسانیت کی خدمت کرنے اور تمام پیغمبران کے مشن کی تکمیل کرنے کا فریضہ نبھانے کی ہمت عطا فرما۔ یا اللہ تو ان الفاظ میں چھپے ہوئے درد واذیت کی فریاد کو سن لے۔ یا اللہ تیرا بندہ تیرے پیغمبران کی امتوں اور پوری انسانیت اور ہر قسم کی مخلوق کی فلاح کیلئے تیرے حضور اپنا روح وقلب اور تن ومن جھکائے کھڑا ہے۔ تو اسکی فریاد کو سن لے۔ تیرے پاس تو لامحدود توفیقیں ہیں۔ تو اپنی مخلوق پر رحم فرما۔ تو آسانیاں اور سہولتیں عطا فرما۔ تو ان تمام امتوں کو مل بیٹھنے کی صلاحیت عطا فرما۔ یا اللہ تو ہمارے دلوں میں نفرت اور نفاق کی آگ کو بجھا۔ یا اللہ ہمیں نیکی کا شعور عطا فرما۔ یا اللہ ہمارے نفرتوں اور نفاق کے زخموں کو شفا کی مرہم عطا فرما۔ یا اللہ تمام امتیں اپنے اپنے پیغمبران کی تعلیمات اور سلامتی کے پیغام کو انسانی نسلوں تک پہنچانے کی مقروض ہیں۔ یا اللہ ان سب کو یہ قرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ ہماری اس بھول کو معاف فرما۔ یا اللہ تو ان الفاظ کو قبولیت کا شرف عطا فرما۔ امین